بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

برطانیہ کا اسلامی ثقافتی جشن

خبر گرم ہے کہ اپریل سے برطانیہ میں ایک عالمی اسلامی ثقافتی میلہ (؟) یا ورلڈ آف اسلام فیسٹول کا انعقاد ہو رہا ہے جو اگست تک جاری رہے گا۔ اور اس میں عالم اسلام کی تہذیب و ثقافت، آرٹ و کلچر خطاطی، نوادرات، قدیم و جدید مطبوعات کی نمائش کی جائے گی اور اسلام کے مختلف پہلوؤں پر بحث و مذاکرہ بھی ہوگا۔ کچھ لوگ اسے مغربی دنیا میں اسلام کے بہترین ہمہ گیر تعارف کا ذریعہ کہتے ہیں۔ اور کوئی اسے اسلامی اور مغربی دنیا کے باہمی ارتباط اور قرب کا موجب سمجھتا ہے۔ ہمیں اس عظیم اور وسیع کثیر المصارف منصوبہ کے پس پردہ محرکات، عوامل اور رجال کار کا تفصیلی علم ابھی تک نہیں ہوا اور نہ ہم قبل از وقت کسی اچھے یا بُرے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کرے یہ مہرجان اسلامی یورپ میں اسلام کے صحیح تعارف کا ذریعہ بن جائے مگر ہم اسلام کے بارہ میں مغرب کے معاندانہ اور شرمناک رویہ، مستشرقین یورپ کی طویل سازشوں اور علمی کاموں میں در پردہ اسلام دشمن منصوبوں اور عزائم کو دیکھتے ہوئے اس فیسٹول کے بارہ میں چوکنا ہوئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے، بیرونی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اس عظیم منصوبہ کا محرک اور منتظم تیس[۳۰] سالہ پال کیلر نامی ایک غیر مسلم ہے جو آرٹ اور کلچر کا دلدادہ ہے۔ برطانیہ کے بڑے بڑے اخبارات بھی اس جشن کے تعارف میں پیش پیش ہیں۔ لندن ٹائمز اور فنانشل ٹائمز تو تفصیلات پر مبنی رنگین ضمیمے بھی شائع کر رہے ہیں۔ اس مہرجان علمی کا افتتاح ملکہ الزبتھ کر رہی ہیں۔ منتظمین کی طرف سے مطبوعہ اصل پروگرام ہمارے سامنے ہے۔ اس میں علم و ادب کے ساتھ ساتھ موسیقی، رقص و سرود، مصوری اور تصویر سازی پر مبنی کئی پروگرام بھی شریک ایجنڈا ہیں۔ اسلامی دنیا میں پائی جانے والی موسیقی کو پہلی دفعہ مکمل شکل میں کئی ہالوں میں پیش کرنے کے آئیٹم ہیں۔ مغل شہنشاہوں کے دور کی عریاں تصاویر اور تجریدی آرٹ متعارف کرانے کا پروگرام ہے۔

یہ اور ایسی کئی باتیں ہیں جو اس پروگرام کے بارے میں خدشات کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ ہمیں اتنا خوش فہم بھی نہیں ہونا چاہیے کہ گویا راتوں رات اسلام کے بدترین دشمن مغرب اور برطانیہ کو اسلام کی تبلیغ و تعارف کا شوق لگ گیا یا اس نے اسلام کی صداقتوں کے سامنے گردن نہادہ ہو کر یورپ کے دروازے اسلام کے خیر خواہوں کیلئے چوپٹ کھول دیئے۔ نہ ہم اسلام کو ایک ایسا معجون مرکب سمجھتے ہیں جس کے خمیر کا توام نام نہاد آرٹ و کلچر، رقص و

وسیقی اور تصویر و تصویر سازی سے اٹھایا گیا ہے۔ اسلامی دنیا کے جو اہل خبر اور ارباب علم و فضل اپنی نیک نیتی سے اس پروگرام کے نظم و نسق میں حصہ لے رہے ہیں، ان کی ذمہ داری بڑی نازک ہے، دنیا کے کروڑوں مسلمان اہل علم اور اسلامی ادارے اس "میلہ" پر گہری اور عمیق نگاہ رکھیں کہ مبادا کہیں یہ عیار اور مکار یورپ کی شاطرانہ چالوں میں سے ایک چال نہ ہو، یہودیت اور استشراق حالات اور انقلابات کے ساتھ سانپ کی مانند اپنی کھینچلی بدلتی رہتی ہے۔ اور ایسی خبریں آبھی چکی ہیں۔

پچھلے سال مؤتمر استشراق نے اپنی انیسویں کانفرنس میں فیصلہ کیا کہ آئندہ ——— کانگریس کو ایشیا اور شمالی افریقہ کی انسانی علوم کی کانگریس سے پکارا جائے گا۔ یعنی جو مقاصد اب تک استشراق کے نام سے حاصل کئے جاتے تھے۔ اب اسے اور ناموں سے پورا کیا جائے گا۔ فرانسیسی جریدہ لی موند نے اس اعلان کو استشراق کی موت سے تعبیر کیا ہے۔ ایک مستشرق جیک بیرک نے کہا کہ اس طرح استشراق کا دور ختم ہوگیا مگر یہ درحقیقت دامِ زرین کو نیا رنگ دینے اور سانپ کا لباس بدلنے والا معاملہ ہے۔ اور ایک ایسا ہی اعلان ہے جیسا کہ ۱۹۳۴ء میں مسیحی مبلغ ڈاکٹر زدیمر نے مشنری سرگرمیوں کو ختم کر دینے کے بارہ میں کیا تھا مگر ساتھ ہی آگے چل کر اس کی تشریح اسطرح کی کہ اب ہمارا مقصد مسلمانوں کو عیسائی بنانا نہیں۔ البتہ ہمارا ہدف یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلام سے نکال دیا جائے۔ اور اب یہ کام ثقافت و کلچر اور صحافت کے ذریعہ ہونے لگا ہے۔ گویا یہ تبشیر وارتداد کی سرگرمیوں کی ایک مرحلہ کی تکمیل اور دوسرے مرحلہ کا آغاز تھا یہی انداز استشراق و استعمار کا ابتداء سے اسلام کے بارہ میں رہا ہے۔ ان کا طریق کار نہایت گہرا، طویل المیعاد، اور دور رس نتائج پر مبنی رہا ہے۔ بیشک مسلمانوں کو علمی اور ثقافتی کاموں میں تنگ دل اور متعصب نہیں ہونا چاہئے مگر دشمن کے عزائم، طرز عمل، اور چالبازیوں سے یکسر آنکھیں بند کر دینا بھی مسلمانوں کا شیوہ نہیں نہ مسلمان کو اتنا وسیع الظرف اور وسیع المشرب ہونا چاہئے کہ آزاد خیالی کی لگن میں وہ اپنی ثقافت اپنا ورثہ اور اپنا اسلامی تشخص بھی ہاتھ سے دھو بیٹھے۔ نئے دور میں اسلام اور صلیبیت کی محاذ آرائی توپ و تفنگ کے دائروں سے نکل کر قلم و قرطاس اور علم و فن کے مورچوں میں داخل ہو چکی ہے۔ اور اب اسلام کو فولاد و ایٹم سے نہیں علم و تحقیق کے اسلحہ سے نیست و نابود کر دینے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ہمیں جنگ کے ان نئے طور طریقوں میں بھی محتاط رہنا چاہئے۔ اور پہلے کی طرح اس محاذ پر بھی دشمنانِ اسلام پر اسلام کی ابدی صداقت و حقانیت کی ابدی مہر لگا دینی چاہئے۔

بین الاقوامی سیرت کانگرس

۳ مارچ سے پاکستان میں ہمدرد فاؤنڈیشن اور وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام سیرت کانگریس منعقد